ہائے سکینہؑ

درِ زنداں کے جو کھلنے کی صدا آتی ہے
کیا سکینہؑ کو رہا کرنے قضا آتی ہے

خاکپائے ماتم گسارانِ حسینؑ مظلوم

میر احمد نویدؔ

نوحہ

نہ پوچھ پانی سے کیا پیاس ہے سکینہؑ کی
الہٰ سبیل ہے "لا" پیاس ہے سکینہؑ کی

خدا سے پوچھ کبھی جس کو کر گئی سیراب
نہ پوچھ مجھ سے کہ کیا پیاس ہے سکینہؑ کی

یہ تجھ پہ کیسے کھلے آب و تشنگی کے اسیر
جدا ہے پانی جدا پیاس ہے سکینہؑ کی

تہوں میں اِس کی زمانوں کی تشنگی گُم ہے
جو پیاس سے بھی سوا پیاس ہے سکینہؑ کی

قسم ہے مشک و علم کی سوائے غازی کے
کسے خبر ہے کہ کیا پاس ہے سکینہؑ کی

Presented By: ShianeAli.com

نوید ہو گیا سیرابِ یاحسینؑ آخر
جو سوچتا تھا کہ کیا پیاس ہے سکینہؑ کی

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

کب رہا ہونے سکینہؑ آئی ہے زندان میں
موت کے سامان سارے لائی ہے زندان میں

آتے جاتے آرہی ہے بیڑیوں سے یہ صدا
اے سکینہؑ غم نہ کرنا بھائی ہے زندان میں

گھٹ گیا زندان کا دم کیا سکینہؑ تیرے ساتھ
خامشی کیوں موت کی سی چھائی ہے زندان میں

کیا خبر رکھے کہ دن کب ڈھل گیا کب آئی شام
اُس نے کب رونے سے فرصت پائی ہے زندان میں

پوچھتی رہتی ہے ماں سے اپنے گھر کب جائیں گے
ہائے جس دن سے سکینہ آئی ہے زندان میں

Presented By: ShianeAli.com

در قفس کا کُھل رہا ہے وا سکینہؑ کا ہے شور
موت آئی یا قیامت آئی ہے زندان میں

ایک کاندھا کیا اُٹھائے کیا رکھے ننھی سی لاش
لاش جو زنداں سے اُٹھ کر آئی ہے زندان میں

چلتے چلتے جانے کب رک جائے دھڑکن اے نویدؔ
چند سانسیں ساتھ اپنے لائی ہے زندان میں

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

سو گئی ہائے سکینہ ؑ اوڑھ کر زنداں کی خاک
رو رہا ہے سر پہ ڈالے گھر کا گھر زنداں کی خاک

کٹ رہے ہیں بیڑیوں سے پائے عابدؑ صبح و شام
جم رہی ہے بیڑیوں کے زخم پر زنداں کی خاک

کیسے نکلے گی سروں سے قیدیوں کے عمر بھر
جم گئی ہے جو سفر کی خاک پر زنداں کی خاک

اب نہیں بابا کا وہ سینہ کہ اب بستر ہے خاک
اب نہیں دستِ پدر سر پر مگر زنداں کی خاک

پوچھتی ہے جب سکینہؑ ماں سے گھر کب جائیں گے
خاک پر دے مارتی ہے اپنا سر زندان کی خاک

Presented By: ShianeAli.com

کاٹتی ہے رات دن رخسار وہ گریے کی دھار
کاٹتی ہے بیڑیاں شام و سحر زنداں کی خاک

خاک اڑاتے کس طرح مرگِ سکینہؑ پر اسیر
ہائے زنداں میں نہیں ہوتی اگر زنداں کی خاک

خاک پر زنداں کی ہیں سجادؑ سجدے میں نویدؔ
سجدۂ عابدؑ میں ہے شام و سحر زنداں کی خاک

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

گھٹنے کو ہے دم معصومہ کا اب ہوا کا چلنا مشکل ہے
جاں تن سے نکلنا آساں ہے زنداں سے نکلنا مشکل ہے

یہ زنداں کی تاریکی ہے یہ رات نہیں جو ڈھل جائے
اب سانس چلے یا رک جائے پر موت کا ٹلنا مشکل ہے

اب زنداں کی تاریکی میں ہے شمعِ سکینہؑ بجھنے کو
وہ حبس کا عالم ہے کہ یہاں اک دیا بھی جلنا مشکل ہے

ہر دم بجتی زنجیروں سے جس دل کو ڈھارس رہتی تھی
بیڑی کی صداؤں سے بھی اب اُس دل کا بہلنا مشکل ہے

یہ رات بہت ہی بھاری ہے معصوم پہ سکتا طاری ہے
سکتے سے نکل بھی جائے تو حالت کا سنبھلنا مشکل ہے

Presented By: ShianeAli.com

لَوری کی جگہ اب نوحہ ہے تھپکی کی جگہ اب ماتم ہے
اب موت کی آخری ہچکی کا سانسوں سے بدلنا مشکل ہے

اِک اِک کا منہ تکتے ہیں نویدؔ سجادؔ کہیں تو کس سے نویدؔ
معصوم کا بچنا مشکل ہے اِس رات کا ڈھلنا مشکل ہے

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

راتوں کو سکینہ دعا کرتی تھی رو کر بابا کو نہ کچھ ہو
چھنتے ہیں تو چھن جائیں بلا سے مرے گوہر بابا کو نہ کچھ ہو

عاشور کی شب جاتی ہے آہستہ برابر، دن نکلے گا کیونکر
بابا کی طرف سے مجھے رہتا ہے بہت ڈر، بابا کو نہ کچھ ہو

سہہ لوں گی جو ماریں گے طمانچے یہ ستمگار، نیلے ہوں یہ رخسار
ہوتا ہے گر خون سے کُرتا ہو مِرا تر ، بابا کو نہ کچھ ہو

لے شمر اگر شاہؑ کے بدلے میں مری جاں، ہُوں شاہ پہ قرباں
مرنا تو مجھے یوں بھی ہے زندان میں گُھٹ کر، بابا کو نہ کچھ ہو

بابا کی ضمانت میں حرم کی ہے جو حرمت، پردہ ہے سلامت
بابا کو جو کچھ ہوگیا چھن جائے گی چادر، بابا کو نہ کچھ ہو

Presented By: ShianeAli.com

پس گنبدِ افلاک میں پڑتی تھیں دراڑیں کھا کھا کے پچھاڑیں
کہتی تھی جو زینبؑ سے یہ شبیرؑ کی دختر ،بابا کو نہ کچھ ہو

خنجر لیے جب شہہؑ کی طرف شمر بڑھے گا ، سینے پر چڑھے گا
گزرے گی نویدؔ اس گھڑی کیا بچی کے دل پر، بابا کو نہ کچھ ہو

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

اے موت بیکسی کا اندھیرا بڑھا نہ ، ہائے
زندان میں چراغِ سکینہؑ بجھا نہ ، ہائے

آئی اُسی جلے ہوئے کُرتے میں اُس کو موت
گالوں سے نیل مرتے دم تک مٹا نہ ، ہائے

رونے دیا ستم نے نہ سونے دیا اُسے
جب تک رکیں نہ سانسیں ستم بھی رکا نہ ، ہائے

کیسا کفن، کہاں کا اگر، کیا چراغ و گُل
دفن اس طرح ہوئی کہ جنازہ اُٹھا نہ ہائے

نکلی نہیں جلے ہوئے خیموں کی سر سے راکھ
رسی کا جو نشاں تھا گلے سے چُھٹا نہ ہائے

Presented By: ShianeAli.com

خطبوں میں تھا سکینہؑ کے زینبؑ کا بانکپن
زنداں کے دَر پہ بچوں کا ماتم رکا نہ ، ہائے

ماتم کیا، اُٹھے ہوئے بے دم، گرے نویدؔ
ماتم کا حق تو ہم سے ادا ہو سکا نہ ہائے

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

قید خانے میں سکینہؑ کو جو گھر یاد آیا
دل سے اک ہوک وہ اُٹھی کہ جگر یاد آیا

پہلے یاد آیا سلامت اُسے ایک اک چہرہ
پھر ہر اک چہرہ اُسے خون میں تَر یاد آیا

یاد ہر سیلی پہ اُس بی بی کو رخسار آئے
خون دامن پہ جو ٹپکا تو گُہر یاد آیا

آئی بازار میں تو اُس کو ردا یاد آئی
سنگ برسے تو نبیؐ زادی کو سر یاد آیا

وقتِ رخصت جہاں جس در پر کھڑی تھی صغراؑ
یاد آئی اُسے صغراؑ ، اُسے در یاد آیا

Presented By: ShianeAli.com

آنکھ بھر آئی جو یاد آیا اُسے دستِ پدر
دل بھر آیا جو اُسے شمر کا شر یاد آیا

بسترِ سینۂ شبیرؑ اُسے یاد نہ تھا
خاکِ زنداں پہ رکھا اُس نے جو سر یاد آیا

دیکھی جب قبرِ سکینہؑ مِری آنکھوں نے نویدؔ
نہ کُھلا جو مِری بی بی پہ وہ در یاد آیا

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

زندان کے در پر کھڑی رہتی ہے سکینہؑ
مصروفِ فغاں ہر گھڑی رہتی ہے سکینہؑ

یا کوٹتی ہے ماتمِ شبیرؑ میں سینہ
یا خاک پہ غش میں پڑی رہتی ہے سکینہؑ

گھڑکی کا کبھی خوف طمانچوں کا کبھی ڈر
زندہ ہی زمیں میں گڑی رہتی ہے سکینہؑ

سکتے کا وہ عالم ہے کہ دیوار سے ٹِک کر
تصویر کی صورت جڑی رہتی ہے سکینہؑ

یا اُڑتی ہوئی خاک میں مُنہ اپنا لپیٹے
بے جنبش و بے حس پڑی رہتی ہے سکینہؑ

Presented By: ShianeAli.com

تالے کی خموشی ہے نویدؔ اُس کی سہیلی
بات اُس سے جو کرتی کھڑی رہتی ہے سکینہؑ

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

شہہؑ تھام کے لائے ہیں کمر ، مشکِ سکینہؑ
پانی سے نہیں خوں سے ہے تر، مشکِ سکینہ

صدیوں سے تُو غازیؑ کے علم سے جو بندھی ہے
باقی ہے ابھی کتنا سفر ، مشکِ سکینہؑ

سینے میں ترے پیاس بہتّر کی ہے پھر بھی
پانی نہ ہُوا تیرا جگر ، مشکِ سکینہؑ

ہر زخم سے بہتا رہا پانی کی طرح خون
لپٹی رہی سینے سے مگر ، مشکِ سکینہؑ

شرمندہ سکینہؑ سے ہے سقّائے سکینہؑ
شرمندہ ہے غازیؑ سے مگر، مشکِ سکینہؑ

Presented By: ShianeAli.com

غازیؑ کے دہن کی طرح یہ خشک دہن ہے
کوثر سے لبالب ہے مگر، مشکِ سکینہؑ

پیاسا ہے نویدؔ ایک زمانے سے ہے پیاسا
ہو اُس کی طرف ایک نظر، مشکِ سکینہؑ

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

رہا ہوئی نہ سکینہؑ ، رہا ہوئی زینبؑ
دیا جلا کے لحد سے جدا ہوئی زینبؑ

علیؑ کو صبر کے بدلے ملے حسینؑ و حسنؑ
علیؑ کو فقر کے بدلے عطا ہوئی زینبؑ

حوالے کرکے خدائی یہ کہہ رہا ہے خدا
تری ردا کی نہ قیمت ادا ہوئی زینبؑ

مقامِ مریمؑ و سارہؑ جہاں تمام ہوا
وہاں سے حق کی قسم ابتدا ہوئی زینبؑ

لہو میں ڈوبا ہوا خاک سے اُٹھا کے علم
گلے جو کٹ گئے اُن کی صدا ہوئی زینبؑ

Presented By: ShianeAli.com

نویدِ کرب و بلا ہے بنائے الااللہ
نویدِ کرب و بلا کی بنا ہوئی زینبؑ

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

دم سینے میں گھٹتا ہے اندھیرا ہے پھوپھی جان
کھا جائے گا اماں مجھے یہ شام کا زندان

وہ شام طمانچوں بھری رخصت ہوئی اماں
دامن جلے گوہر چھنے مدت ہوئی اماں
پر آج تلک درد سے دکھتے ہیں مرے کان

یہ رات یہ تنہائی یہ خاموشی یہ غربت
اماں اِسی گوشے میں بنانا مری تربت
تا میری طرح سے ہو مری قبر بھی ویران

اماں ہو کہاں کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا
ہاتھوں کو میرے ہاتھ سجھائی نہیں دیتا
ایسا ہے اندھیرا کے خطا ہوتے ہیں اوسان

Presented By: ShianeAli.com

سوچا تھا کہ زنداں سے رہا جب میں ہوں گی
جاؤں گی مدینے کو میں صغراؑ سے ملوں گی
لگتا ہے مگر یاں سے رہائی نہیں آسان

یاں خاک اُڑاتی ہے جہاں شام سے وحشت
ہر صبح ٹپکتی ہے جہاں بام سے وحشت
ہوگا اِسی زنداں میں مرے دفن کا سامان

پُر شور نویدؔ اُتنا ہے جتنا ہے یہ سنسان
اک قبر کے ہوتے ہوئے یہ شام کا زندان
آباد کا آباد ہے ویران کا ویران

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

اماں بابا ہیں کہاں اماں بابا ہیں کہاں
اماں بابا ہیں کہاں، اماں بابا ہیں کہاں

آندھیاں دیکھو بگولوں کی طرح چلنے لگیں
خوں برسنے لگا ہلنے لگی مقتل کی زمیں
دیکھ آئی ہوں میں ہر خیمہ نہیں کوئی کہیں
کب سے دیتی ہوں صدا پر کوئی آتا ہی نہیں
اِن برستے ہوئے تیروں میں تمہیں ڈھونڈوں کہاں

سب کہاں کھو گئے یہ کوئی بتاتا ہی نہیں
کوئی بابا کو مرے ڈھونڈ کے لاتا ہی نہیں
آگ دامن کی مرے کوئی بجھاتا ہی نہیں
وہ اندھیرا ہے مجھے کچھ نظر آتا ہی نہیں
میری آنکھوں میں بھرا جاتا ہے خیموں کا دھواں

Presented By: ShianeAli.com

یاد بابا کی جو آ آ کے ستائے گی مجھے
جب تلک مر نہیں جاؤں گی رلائے گی مجھے
مجھ کو لگتا ہے کہ اب موت سلائے گی مجھے
اماں اِس خاک پہ تو نیند نہ آئے گی مجھے
وہ جو بستر تھا مرا ہائے وہ سینہ ہے کہاں

یہ ستم گار دہائی تو سنیں گے نہ کبھی
یہ ستم گار ستم سے تو رکیں گے نہ کبھی
مجھ نبیؐ زادی پہ یہ رحم کریں گے نہ کبھی
نیل گالوں سے طمانچوں کے مٹیں گے نہ کبھی
میری گردن سے نہ جائے گا یہ رسی کا نشاں

ساتھ بابا کے گئے سب کوئی آتا ہی نہیں
ظالموں سے مجھے اب کوئی بچاتا ہی نہیں
رحم کوئی بھی مرے حال پر کھاتا ہی نہیں
سر پہ رکھنے کو کوئی ہاتھ اُٹھاتا ہی نہیں
کیا یتیموں کے لئے کوئی نہیں جائے اماں

Presented By: ShianeAli.com

اُس کی آنکھوں سے جھڑی اشکوں کی بہتی ہے نویدؔ
ہاتھ دل پر وہ ہمیشہ دھرے رہتی ہے نویدؔ
غش سے جب اُٹھتی ہے وہ بس یہی کہتی ہے نویدؔ
بابا کب آئیں گے جب تن سے نکل جائے گی جاں

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

بیٹی حسینؑ کی سرِ دربار آئی ہے
معصوم خوں بھرے ہوئے رخسار لائی ہے

آیا ہے ہائے طشت میں رکھا سرِ حسینؑ
سب ہنس رہے ہیں اور سکینہؑ کے لب پہ بین
کیا خوب ہے یہ اجرِ رسالت دہائی ہے

نبیوں کی صف میں ہے صفِ ماتم بچھی ہوئی
نبضیں یہ کائنات کی کیوں ہیں رکی ہوئی
پُر خار رسیوں میں یہ کس کی کلائی ہے

ہلچل ہے قیدیوں میں یہ کیسی پھر ایک بار
در کھل رہا ہے ہائے سکینہؑ کی ہے پکار
حکمِ رہائی آیا ہے یا موت آئی ہے

Presented By: ShianeAli.com

غربت میں خاک اُڑائی تھی جیسے حسینؑ نے
اکبرؑ کی لاش اُٹھائی تھی جیسے حسینؑ نے
عابدؑ نے ایسے لاشِ سکینہؑ اٹھائی ہے

مارا ہے تازیانہ اُٹھایا ہے کس کو ہائے
ظالم نے یہ کنیزی میں مانگا ہے کس کو ہائے
کیوں غش میں ہائے زینبؑ دلگیر آئی ہے

زنداں کے در سے پل کو نہ ہٹتی تھی جو نویدؔ
زندان کے اندھیرے میں جلتی تھی جو نویدؔ
اے موت تو نے شمع وہ کیسی بجھائی ہے

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

گلا بندھ رہا ہے بندھالو سکینہؑ
مگر کچھ بھی ہو دیں بچالو سکینہؑ

سہو گُھڑکیاں شمر کی اپنے دل پر
ذرا اُف نہ کرنا وہ کھینچے جو گوہر
طمانچے بھی گالوں پہ کھالو سکینہؑ

تمہیں یہ ستمگار سونے نہ دیں گے
جو رونا بھی چاہو تو رونے نہ دیں گے
ابھی سارے آنسو بہالو سکینہؑ

ہر اک سمت چھائی ہے شامِ غریباں
لیے آگ آئی ہے شامِ غریباں
کہ شعلوں میں دامن جلالو سکینہؑ

Presented By: ShianeAli.com

کہ اب اُٹھ گیا سر سے بابا کا سایہ
یتیمی نے تجھ کو یہ دن کیا دکھایا
کھلے سر پر اب خاک ڈالو سکینہؑ

ستم سے بچانے کو اب کچھ نہیں ہے
گلے سے لگانے کو اب کچھ نہیں ہے
یتیمی گلے سے لگالو سکینہؑ

کہ قرآن و عترت پہ بات آ گئی ہے
کہ اب دیں کی حُرمت پہ بات آ گئی ہے
گُہر دے کے حُرمت بچالو سکینہؑ

نویدؔ آئی ہاطف کی آواز اُس دَم
نہ روئی سکینہؑ تو گھٹ جائے گا دَم
رکے ہیں جو آنسو بہالو سکینہؑ

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

قدموں سے لپٹ جاؤں گی جب جاؤ گے بابا
جب تک نہ یہ وعدہ کرو لوٹ آؤ گے بابا

جاؤں گی میں زندان میں کھاؤں گی میں پتھر
کھاؤں گی طمانچے بھی میں لُٹواؤں گی گوہر
خنجر سے گلا اپنا جو کٹواؤ گے بابا

تم دیکھنا پھر خاک پہ غش کھاؤں گی میں بھی
بوچھار میں ان تیروں کی آجاؤں گی میں بھی
جاں دینے کو مقتل میں اگر جاؤ گے بابا

لے جائیں گی دَر دَر یہ مجھے شام کی راہیں
مَیں تو نہیں سو پاؤں گی اُڑ جائیں گی نیندیں
تم شام ڈھلے خاک پہ سو جاؤ گے بابا

Presented By: ShianeAli.com

ایسے گئے پھر لوٹ کے اصغرؑ نہیں آئے
عمو بھی تو دریا سے پلٹ کر نہیں آئے
ایسا تو نہیں تم بھی نہیں آؤگے بابا

جب مجھ کو قضا آئے گی زندان میں بابا
ہو گا مرا بھائی بھی تو زنجیروں میں تنہا
وعدہ کرو دفنانے کو تم آؤگے بابا

آواز نویدؔ آئی سکینہؑ کی سنبھالو
بابا مجھے کچھ دیر کو سینے پہ سلا لو
کچھ دیر میں تم یوں بھی بچھڑ جاؤگے بابا

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

سُوئے مقتل سکینہؑ یہ کہتی چلی
میرے بابا کہاں ہو خبر لو مری

کیسے گھر جاؤں سب راستے کھو گئے
راستہ تو بتاؤ کہاں سو گئے
سُن رہے ہو اگر تم صدائیں مری

کانپتا ہے بدن تھرتھراتا ہے دل
جب گُھڑکتا ہے وہ بیٹھ جاتا ہے دل
شمر کی میں بہت گُھڑکیاں کھا چکی

مار کر سیلیاں بالیاں چھین کے
سب کو بازو سے گردن سے باندھا مجھے
سانس لگتا ہے جیسے رکی اب رکی

Presented By: ShianeAli.com

دوڑتی ہوں میں لاشوں کے جو درمیاں
لڑکھڑاتے ہیں پاؤں دہلتی ہے جاں
پھر نہیں ڈھونڈنا میں اگر کھو گئی

آگ اُگلتے ہوئے آسماں کے تلے
راکھ خیموں کی منہ پر میں اپنے ملے
آ گئی ہوں تمہیں ڈھونڈتی ڈھونڈتی

شمر کو ٹوکنے والا کوئی نہیں
سیلیاں روکنے والا کوئی نہیں
رو رہی ہوں میں اور ہنس رہے ہیں شقی

لکھ رہا ہے لہو سے جو نوحہ نویدؔ
آپ کو دے رہا ہے جو پُرسہ نویدؔ
مانگتا ہے جو وہ اُس کو دے دو وہی

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

اے پیارے چچا جان اے پیارے چچا جان
پانی نہیں مانگوں گی جائے بھی اگر جان

میں ڈھونڈتی بابا کو جنگل میں چلی آئی
میں شامِ غریباں کے مقتل میں چلی آئی
جلتا ہے مرا دامن زخمی ہیں میرے کان

زنداں کے اندھیرے سے گھبرا کے میں جاں دونگی
سر اپنا دواروں سے ٹکرا کے میں جاں دونگی
زندان میں لائی ہوں سب موت کے سامان

دروازے پہ صغراؑ بھی بے چین کھڑی ہوگی
رستا مرے آنے کا وہ دیکھ رہی ہوگی
صغراؑ سے تو ملنے کا رہ جائے گا ارمان

Presented By: ShianeAli.com

کربل کی کہانی میں بچوں کو سناتی ہوں
تھا کون مرا بابا یہ ان کو بتاتی ہوں
بس آٹھ پہر میں ہوں اور ہے درِ زندان

ننھے علی اصغرؑ کو سینے سے لگالوں میں
اک بار اُسے پانی ہاتھوں سے پلالوں میں
پیاسے علی اصغرؑ میں اٹکی ہے مری جان

لپٹی ہوئی پیروں میں زنجیر کے گھیرے سے
اس ساتویں زنداں کے خاموش اندھیرے سے
کس طرح رہا ہوں گی جب موت ہے دربان

ہے جان نکلنے کو اور پاس نہیں کوئی
بابا کے بھی آنے کی اب آس نہیں کوئی
آجاؤ بھتیجی ہے کچھ سانسوں کی مہمان

Presented By: ShianeAli.com

زنداں میں نویدؔ اس دم اک حشر کا منظر ہے
اک نوحہ سکینہؑ کے لرزیدہ لبوں پر ہے
یہ اجرِ رسالت ہے کیا یہ ہیں مسلمان

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

دشت میں گونجی صدا اے میرے پیارے چچا
لو خبر آ کے ذرا
خون کانوں سے بہا مرا دامن بھی جلا
لو خبر آ کے ذرا

قتل سب ہو گئے عاشور کا دن بیت گیا
ہائے اس شامِ غریباں نے ہمیں لُوٹ لیا
ایک اک خیمہ جلا سارا اسباب لُٹا
لو خبر آ کے ذرا

سب کو بازو سے گلے سے مجھے باندھا ہائے
رحم کوئی بھی تو مجھ پر نہیں کھاتا ہائے
سانس گھٹتا ہے مرا ہے رسن میں یہ گلا
لو خبر آ کے ذرا

Presented By: ShianeAli.com

قافلہ چلنے کو تیار ہے سوئے زنداں
کیا خبر لوٹ کے آنا ہو نہ آنا ہو یہاں
لو وہ نقارہ بجا ہائے بیمار اُٹھا
لو خبر آ کے ذرا

گھڑکیاں دیں مجھے اعداء نے طمانچے مارے
ہائے رخساروں سے بہتے ہیں لہوں کے دھارے
لے گئے اہلِ جفا کھینچ کر سر سے ردا
لو خبر آ کے ذرا

گر گئی ہوں میں سرِ راہ گذر ناقے سے
اور معلوم نہیں مجھ کو نجف کے رستے
قافلہ روکو ذرا دے رہی ہوں میں صدا
لو خبر آ کے ذرا

Presented By: ShianeAli.com

بے ردا مجمعِ اغیار سے کیسے گزرے
سُن تو لو ہم سے کہ بازار سے کیسے گزرے
غش ہوا بھائی مرا تازیانہ نہ رکا
لو خبر آکے ذرا

خود مرا ہاتھ دکھائی نہیں دیتا مجھ کو
کھا ہی جائے گا یہ زنداں کا اندھیرا مجھ کو
اس سے پہلے کے چچا مجھ کو آجائے قضا
لو خبر آکے ذرا

سوگئی خاک پہ زنداں کی وہ معصوم نویدؔ
ہو گئی ہائے چچا کی صدا معدوم نویدؔ
اب سکینہؑ کی جگہ ہائے روشن ہے دیا
لو خبر آکے ذرا

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

اماں زرا زنداں میں کوئی شمع جلاؤ کچھ کم ہو اندھیرا
یا مجھ کو میرے ہونے کا احساس دلاؤ کچھ کم ہو اندھیرا

اماں ہو کہاں کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا
ہاتھوں کو میرے ہاتھ سجھائی نہیں دیتا
آؤ کہ نہ آؤ کوئی آہٹ ہی سناؤ کچھ کم ہو اندھیرا

آواز دو اماں کو یہ سکتا میرا ٹوٹے
زنداں کے اندھیرے سے میری جان تو چھوٹے
لوری نہ سناؤ کوئی نوحہ ہی سناؤ کچھ کم ہو اندھیرا

دل میرا بہل جائے تو کچھ کم ہو یہ الجھن
زنداں کی خموشی سے نہ رک جائے یہ دھڑکن
کلکاریاں اصغر کی ذرا ڈھونڈ کے لاؤ کچھ کم ہو اندھیرا

Presented By: ShianeAli.com

بے جسم سا سایہ نظر آتی ہوں میں خود کو
اب خاک کا حصہ نظر آتی ہوں میں خود کو
پتھرا گئیں آنکھیں میری کوئی تو رلاؤ کچھ کم ہو اندھیرا

تم سن سکو بابا تو سکینہ کا سنو غم
زنداں کے اندھیرے میں نہ گھٹ جائے میرا دم
ویسے نہیں آتے تو تصور ہی میں آؤ کچھ کم ہو اندھیرا

کہتی تو نویدؔ آہ وہ کیسے جو ہوا حال
بس خود کو سناتی تھی وہ زندان کا احوال
پھر کہتی تھی وہ خود سے ذرا مجھ کو رلاؤ کچھ کم ہو اندھیرا

Presented By: ShianeAli.com